(2) تشبیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی اولاد کے مجموعہ سے ہے اور آل ابراہیم میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

(3) یہ تشبیہ نفس صلوٰۃ میں ہے۔اس کی کیفیت سے قطع نظر کے ساتھ

جس طرح قرآن مجید میں ہے:

اِنَّـآ اَوْحَيْنَـآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَـآ اِلٰى نُوْحٍ (النساء: 163)

ہم نے آپ کو ایسی وحی کی ہے جیسے نوح کی طرف کی تھی۔

حالانکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو وحی ہے وہ قرآن ہے اور وہ بالاجماع افضل ہے۔

(4) اس دعا میں کاف تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ تصیل کے لئے ہے۔

جس طرح قرآن مجید میں ہے:

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (البقرہ: 185)

تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے۔

اس دعا کا معنی ہے اے اللہ عزوجل! سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ نازل فرما کیونکہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اوران کی آل پر صلوٰۃ نازل کی ہے۔

ملت ابراہیمی سے انحراف بے وقوفی

ملت ابراہیمی سے انحراف کرنے والا سوائے بے وقوف کے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید میں ہے:

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (البقرہ: 130)

اور ملت ابراہیم سے اس شخص کے سوا کون منحرف ہوگا جو بے وقوف ہو۔

ملت اور دین میں فرق

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

ملت ان احکام کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانوں سے اپنے بندوں کے لئے مشروع فرمائے تا کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔دین کا بھی یہی معنی ہے۔

لیکن دین اور ملت میں یہ فرق ہے کہ

دین کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ (النور: 2)

اور انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف بھی دین کی اضافت ہوتی ہے۔

جیسے قرآن مجید میں ہے:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ (یونس: 104)

اور مسلمانوں کی طرف بھی دین کی اضافت ہوتی ہے۔

جیسے قرآن مجید میں ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدہ: 3)

اس کے برعکس ملت کی اضافت صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف کی جاتی ہے۔

(المفردات ص: 471 مطبوعہ مکتبہ المرتضویہ ایران)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صالح کا لقب عطا فرمانا

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صالح کا لقب عطا فرمایا۔

قرآن مجید میں ہے:

لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (البقرہ: 130)

بے شک ہم نے ان کو دنیا میں منتخب کرلیا اور بے شک وہ آخرت میں صالحین میں سے ہیں۔

اطاعت پر برقرار رہنے کا حکم

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: میری اطاعت برقرار رکھو۔

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں تمام جہانوں کے رب کی اطاعت پر قائم ہوں۔

قرآن مجید میں ہے:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (البقرہ: 131)

اور جب ان سے ان کے رب نے کہا: میری اطاعت پر (برقرار) رہو، انہوں نے کہا: میں تمام جہانوں کے رب کی اطاعت پر قائم ہوں۔

اسلم کا لفظ نبوت سے پہلے یا بعد کا تھا

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اسلم، اسلام لاؤ۔

امام رازی 606ھ لکھتے ہیں:

اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ کس وقت فرمایا:

ایک قول یہ ہے:

یہ نبوت سے پہلے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ستارے، چاند اور سورج کے ڈوبنے سے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر استدلال کرر ہے تھے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی۔

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اسلام لاؤ

انہوں نے کہا:

میں تمام جہانوں کے رب عزوجل پر اسلام لایا۔

امام رازی نے کہا:

اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔

اور بعض علماء نے کہا:

یہ حکم نبوت کے بعد تھا

اور اس کا معنی ہے۔

اسلام پر مستقیم رہو اور توحید پر قائم رہو۔

(تفسیر کبیر: ج:1،ص:487 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو ملت ابراہیمی کی وصیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو ملت ابراہیمی کی وصیت کی۔

قرآن مجید میں ہے:

وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○(البقرۃ: 132)

اور اسی ملت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور یعقوب نے اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کرلیا پس تم تادم مرگ مسلمان رہنا۔

ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم اور ملت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں موافقت

اللہ تعالیٰ نے ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا۔

قرآن مجید میں ہے:

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (آل عمران: 95)

تم ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور وہ مشرکین میں سے تھے۔

☆

حضرت ابراہیم علیہ السلام توحید کی دعوت دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر معبود کی عبادت کو ترک کرنے کا حکم دیتے تھے سو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی توحید کی دعوت دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر معبود کی عبادت کو ترک کرنے کا حکم دیتے تھے اور فروع میں موافقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں بھی اونٹ کا گوشت کھانا اور اونٹنیوں کا دودھ پینا جائز تھا۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کو جائز قرار دیا ہے۔ اس لئے یہود کو دعوت دی ہے تم ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی پیروی کرو۔

عظیم سانحہ

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی متوفی 774ھ لکھتے ہیں:

قرامطہ نے 8 ذوالحج کو مکہ پر حملہ کیا اور حجاج کے احوال لوٹ لئے اور ان کو تہ تیغ کر دیا۔ مکہ کے راستوں، گھاٹیوں، مسجد حرام اور خانہ کعبہ کے اندر بے شمار حجاج کو قتل کیا گیا اور قرامطہ کا امیر ابو طاہر لعنہ اللہ کعبہ کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے گرد حجاج کی لاشیں گر رہی تھیں اور حرمت والے مہینہ میں مسجد حرام میں 8 ذی الحج کے معظم دن مسلمانوں پر تلواریں چل رہی تھیں اور ابو طاہر ملعون کہہ رہا تھا کہ میں اللہ ہوں (نعوذ باللہ) میں ہی مخلوق کو پیدا کرتا ہوں اور میں ہی مخلوق کو فنا کرتا ہوں۔ لوگ اس سے بھاگ کر کعبہ کے پردوں سے لپٹتے تھے اور انہیں اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ اسی حال میں قتل کئے جا رہے تھے اور حالت طواف میں قتل کئے جا رہے تھے۔ بعض محدثین بھی اسی دن اعتکاف کر رہے تھے ان کو بھی طواف کے بعد قتل کر دیا گیا۔

جب قرمطی ملعون حجاج کو قتل کرنے سے فارغ ہو گیا۔

تو اس لعین نے حکم دیا کہ

مقتولین کو زمزم کے کنویں میں دفن کر دیا جائے اور بہت سے حجاج کو حرم کی جگہوں میں دفن کر دیا جائے اور بہت کو مسجد حرام میں دفن کر دیا گیا۔ ان حجاج کو نہ غسل دیا گیا نہ کفن دیا گیا نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ وہ سب حالت احرام میں شہید ہوئے تھے۔ اس ملعون نے زمزم کا گنبد گرا دیا اور کعبہ کے دروازے کو اکھاڑنے کا حکم دیا اور اس کے پردے اکھاڑنے کا حکم دیا مگر وہ اس پر قادر نہ ہو سکا پھر اس نے ایک بھاری آلہ کے ذریعہ حجر اسود کو اکھاڑ کر کعبہ سے الگ کر لیا اور وہ چلا کر کہہ رہا تھا کہ وہ ابابیل نامی پرندے کہاں ہیں اور وہ نشان زدہ کنکریاں کہاں ہیں پھر وہ حجر اسود کو اپنے ساتھ اپنے ملک (الاحساء، خلیج فارس کے مغربی ساحل پر ایک شہر جو مکہ کی راہ پر ہے) میں لے گئے۔ بائیس سال تک ان کے پاس حجر اسود رہا اس کے بعد انہوں نے اس کو واپس کیا۔ جب قرمطی حجر اسود لے کر اپنے ملک میں پہنچا تو امیر مکہ اپنے اہل بیت اور لشکر کو لے کر اس کے پیچھے گیا اور اس کی